احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ: یکم رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ، ۲۴ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش، ۲۴ فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۴۷

امانت بہت ہی اہم خُلق ہے

حقیقت یہ ہے کہ حق امانت بہت ہی اہم خُلق ہے۔ حق امانت کی کتنی اہم ذمہ داری ہے اور امین ہونا کتنا بڑا خُلق ہے کہ اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہوتا ہے اور جتنا کوئی خائن ہوتا چلا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے اسکا تعلق ٹوٹتا چلا جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ انبیاء کو منع فرما دیتا ہے کہ مجھ سے خائن کے بارے میں کوئی سفارش کریں۔ (کلام پاک) انبیاء کو کھلم کھلا تاکید فرماتا ہے کہ خائنوں کے بارے میں کوئی جھگڑا کوئی بحث نہیں کرنی۔ گویا خیانت شفاعت سے محرومی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو جس قدر خدا تعالیٰ کے اقتدار اور سطوت کا علم ہو گا اور جس قدر یقین ہو گا کہ اس کی نافرمانی کرنے کی سخت سزا ہے اسی قدر گناہ اور نافرمانی اور حکم عدولی سے اجتناب کرے گا۔ دیکھو بعض لوگ موت سے پہلے ہی مر رہے ہیں۔ یہ اخیار، ابدال اور اقطاب کیا ہوتے ہیں؟ اور ان میں کیا چیز زائد آجاتی ہے؟ وہ یہی یقین ہوتا ہے۔ یقینی اور قطعی علم ضرورتاً اور فطرتاً انسان کو ایک امر کے واسطے مجبور کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نسبت ظن کفایت نہیں کر سکتا۔ شبہ مفید نہیں ہو سکتا۔ اثر صرف یقین ہی میں رکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا یقینی علم ایک ہیبت ناک بجلی سے بھی زیادہ اثر رکھتا ہے۔ اسی کے اثر سے تو یہ لوگ سر ڈال دیتے اور گردن جھکا دیتے ہیں۔ پس یاد رکھو کہ جس قدر کسی کا یقین بڑھا ہوا ہو گا اسی قدر وہ گناہ سے اجتناب کرتا ہو گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۹۴-۵۹۵)

آخرت میں خدا کی محبت اور دوستی کے سوا کچھ کام نہیں آئیگا

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

اللہ تعالیٰ نے ایک خرید و فروخت (ایمان لانے والوں) سے کی ہے اور وہ یہ ہے کہ (صاحب ایمان) اپنی جانیں، اپنے نفوس۔ اپنے اموال خدا کو دے دیں اور خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں انہیں جنت عطا کرے گا اور یہ ایک ایسا سودا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تم نے بیع کی ہے اس بیع پر خوش ہو جاؤ۔ یہی سودا تھا جو حشر کے دن تم کر سکتے تھے اور تم نے کر لیا تو "وہ دن جس میں خرید و فروخت نہ ہو گی" کا یہ مطلب نہیں کہ کسی قسم کی خرید و فروخت اس دن کام نہیں آئے گی۔ مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ ایسی بیع کی امید لگائے ہوئے ہیں جو اس دن کام نہیں آئے گی۔ وہاں آدمی کے ہاتھ میں تو کچھ ہو گا نہیں۔ مرنے کے بعد یہاں سے کون کچھ لے کے جاتا ہے جو کروڑوں کے مالک ہیں وہ بھی اپنی ساری دولت یہیں چھوڑ کے خالی ہاتھ اس کے حضور پہنچتے ہیں لیکن یہاں بعض ایسے سودے بھی ہوتے ہیں جن کا معاوضہ وہاں دیا جاتا ہے یعنی خرید و فروخت ایسی کہ بیچنے والا اس دنیا میں بیچ دیتا ہے اور اس کے بدلے میں جو چیز اس نے لینی ہوتی ہے وہ اس دنیا میں حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی خرید و فروخت تو وہاں ہو گی کہ فروخت جو ہے وہ اس دنیا میں ہو جائے (انسان کے لحاظ سے) اور اس کے بدلے میں جو ملنا تھا وہ حشر کے دن اسے مل جائے لیکن ایک اس کے بدلے میں جو ملنا تھا وہ حشر کے دن اسے مل جائے۔ لیکن ایک ایسی بیع بھی ہے جو وہاں کام نہیں آئی۔ جس کا نفع و نقصان اسی دنیا میں دیا جاتا ہے۔ پھر دوستیاں ہیں۔ اس دنیا میں بعض لوگ ایسی دوستیاں بناتے ہیں جو وہاں کام آنے والی نہیں۔ دوست اور ولی اور خلیل تو بعض دفعہ یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہارے سارے گناہ اٹھا لیں گے۔ تم ہماری ہدایت کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارو۔ لیکن کون ہے جو خدا کے حضور اس کے مقابلہ میں کھڑا ہو؟ اور اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ کر خدا کی رضا کی جنت میں لے جائے وہاں تو وہی دوستی کام آسکتی ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود کہا ہو کہ وہاں وہ کام آئے گی۔ اور وہ دوستی وہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ یہ لوگ ایسے دوست بناتے ہیں جن کے متعلق سمجھتے ہیں کہ وہ حشر کے دن کام آئیں گے۔ ایسی (خلّہ) "دوستی" حاصل کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ اب بیڑا پار ہے لیکن ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہاں کوئی دوستی کام نہ آئے گی۔

باقی صفحہ ۷ پر

درخواستِ دعا

مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت تحریر فرماتے ہیں:۔

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ مخلص خادم جناب خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ایک اپریشن کے سلسلہ میں ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں کہ ان کا اپریشن کامیاب ہو اور جلد صحت یاب ہوں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک نصیر احمد صاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر محلہ اسلام آباد۔ ساہیوال بعمر ۸۷ سال ڈیڑھ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۳۱ جنوری ۹۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

○ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب مورخہ ۴ فروری ۹۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے اوکاڑہ شہر میں جنازہ ادا کرنے کے بعد آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔ ۵ فروری ۹۳ء کو بیت المبارک ربوہ میں فجر کے بعد جنازہ پڑھایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کو بفضل تعالیٰ سیکرٹری مال اوکاڑہ شہر، زعیم انصار اللہ اور امارت مقامی اوکاڑہ شہر کے فرائض نہایت دیانت داری کے ساتھ انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

○ مکرم میاں سکندر خان صاحب بعمر ۸۵ مورخہ ۱۹ فروری ۹۳ء ربوہ وفات پا گئے اگلے روز جنازہ مکرم صلاح الدین صاحب (ریٹائرڈ صوبیدار) نے بیت المہدی میں پڑھایا آپ موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب (انچارج امامت لائبریری) نے دعا کروائی۔ آپ محترم بشیر محمد صاحب باورچی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے والد محترم تھے۔ احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

24 ۔ تبلیغ 1372 ہش ۔ 24 ۔ فروری 1993ء

اچھا کام ـــ نیکی کا کام

نیک سے نیک عمل بجا لانا بھی کوئی مشکل نہیں ہے ۔ اور مشکل سے مشکل بات کا کر گذرنا بھی انسان کیلئے سہل ہو سکتا ہے ۔ آخر جو کچھ کوئی ایک شخص کر سکتا ہے وہ دوسرا بھی کر سکتا ہے ۔ ہر ایک شخص وہ کام کرنے کے قابل نہ سہی لیکن کوئی تو ایسا ضرور ہوگا جو اس کام کو سرانجام دے سکے ۔ یہ بات عام طور پر دہرائی جاتی ہے اور دہرانے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مایوسی سے چھٹکارا حاصل کیا جائے اور امید کا پلّو پکڑ کر انسان سب کچھ کر گذرنے کیلئے تیار رہے ۔ یہی ایک بات ہے جو انسانی ترقی کا راز ہے اور اسی ایک بات سے انسان مشکل سے مشکل کام میں بھی ہاتھ ڈال لیتا ہے اور کامیاب بھی ہو جاتا ہے ۔ اگر ایک دفعہ کامیاب نہ ہو تو پھر اسی کام کو دوبارہ کرنے کی ہمّت کر لیتا ہے ۔

جہاں تک دینی امور کا تعلق ہے ان کا بھی یہی حال ہے ۔ ہر کام کیا جا سکتا ہے ۔ اور لوگ کرتے بھی ہیں لیکن دینی امور کے سلسلہ میں صرف کام کا کر لینا ہی کافی نہیں ہے ۔ کام کرنے کی نیّت میں اخلاص کی ضرورت ہے ۔ اللہ تعالیٰ سے وفا کی ضرورت ہے ۔ اگر اخلاص نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے وفا نہ ہو تو مشکل سے مشکل کام بھی ہو جانے کے بعد بے نتیجہ رہے گا ۔ کیونکہ دینی امور میں کام نہیں ۔ کام کی نیّت اور خلوص درکار ہیں ۔ کہتے ہیں جہاں تک نیکی کا تعلق ہے اس کا اصل اور حقیقی معیار یہ ہے کہ وہ خدا کے بتائے ہوئے اصولوں کے ماتحت ہو اور اس کی رضا کے پیش نظر ہو ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے ۔ اور یہ بات بالکل درست ہے ۔ کہ ہر اچھا کام ضروری نہیں کہ نیکی کے زمرے میں آئے ۔ اگرچہ ہر نیکی اچھے کام کے زمرے میں آتی ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ اگر اچھا کام لوگوں کو دکھانے کیلئے کیا ہے یا اپنی انا کی تسکین کے لئے کیا ہے تو کام تو بے شک اچھا ہی ہوگا اور اس کے کچھ اچھے نتائج بھی نکلیں گے لیکن اسے نیکی اس لئے نہ کہا جائے گا کہ اس میں خدا کا خانہ خالی رہا ۔ خدا کا خیال ہی نہیں آیا ۔ خدا کی رضا پیش نظر تھی ہی نہیں ۔ یہی کام اگر خدا کی رضا کے حصول کیلئے کیا جاتا تو نیکی کہلاتا ۔

پس ہمارے لئے یہی کافی نہیں کہ کوئی ایسا کام کیا ہے جسے بظاہر اچھا بھی کہتے ہیں اور جسے نیکی بھی کہا جا سکتا ہے ۔ ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کام کو واقعی نیکی کا روپ دیں ۔ یعنی وہ کام خدا کی رضا کے مطابق ہو خدا کی خوشنودی مقصد ہو ۔ نیت بھی یہی ہو اور کام کرتے وقت احساس بھی یہی ہو کہ خدا کی خوشنودی کے لئے یہ کام کیا جا رہا ہے ۔

کر لیا ہے کیا طریقہ انتخاب
گولیوں کا اینٹ پتھر سے جواب
بے بسی میدان میں ہے نعرہ زن
انقلاب و انقلاب و انقلاب

ـــــــ ابوالاقبال

غیر کے پھینکے ہوئے پتھر سے تو بچ جاؤں گا
لیکن اپنے ہاتھ سے شائد اذیّت پاؤں گا

توڑ دیں ہر ربط، اپنا ہاتھ بے شک کھینچ لیں
جیسے کیسے بھی ہوا مَیں آپ کا کہلاؤں گا

مَیں نہیں ہوں تو گلی سنسان سی لگنے لگی
معذرت کرنے کی خاطر مَیں کبھی لوٹ آؤں گا

داد دُوں گا غیر کے ہاتھوں میں خنجر دیکھ کر
اپنے ہاتھوں میں سپر ہونے سے بھی شرماؤں گا

ہلکی ہلکی لہر بھی منجدھار بنتی جائے گی
مَیں ہر اک طوفان سے جی کھول کر ٹکراؤں گا

چھین لو میری مسرّت، میرے ہونٹوں کی ہنسی
اپنے غم دے دو مجھے، مَیں شوق سے اپناؤں گا

جن پہ ٹوٹے ہیں مظالم آسماں جن پر گرا
ان کے زخموں کو مَیں اپنے زخم سے سہلاؤں گا

بانٹنا چاہوں گا مَیں تو آپ سے نانِ جویں
بوسنی* کے بھائیو مَیں کچھ نہ کچھ کر پاؤں گا

آپ کی رہ میں جلاؤں گا محبّت کے چراغ
آپ کے بام و دَر و دیوار کو اُجلاؤں گا

اب مری تسکین کا باعث ہے اَوروں کا سکُوں
کوئی ہوگا بے سکوں تو مَیں بہت گھبراؤں گا

میرے ہونٹوں پر نسیم انسانیت کی ہے صدا
اس صدا کو مَیں ہر اک انسان تک پہنچاؤں گا

نسیم سیفی

* بوسنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام باری سیف

منشیات کا تشویشناک استعمال

ماہ فروری کے پہلے ہفتہ میں اخبارات میں منشیات کے کثرت استعمال اور اس کے عواقب کے بارہ میں جو خبریں شائع ہوئیں وہ بے حد تشویشناک اور قابل فکر ہیں ۔ ڈاکٹر رشید چوہدری ماہر نفسیات اور امراض دماغ کا انٹرویو نوائے وقت یکم فروری کے رنگین صفحہ کی پشت پر شائع ہیں ڈاکٹر صاحب موصوف نے کہا پاکستان میں منشیات کے استعمال کا گراف تیزی سے بڑھ رہا ہے اور یہ بے حد خطرناک صورتحال ہے ۔ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں منشیات کے استعمال کرنے والے افراد کی تعداد تیس لاکھ تک پہنچ چکی ہے اور ڈاکٹر صاحب کے نزدیک اصل تعداد اس سے زیادہ ہے ۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے انٹرویو میں حکومت کو توجہ دلائی ہے کہ منشیات کے انسداد کو جہاد سمجھ کر سرانجام دیا جائے اسی صفحہ پر ڈاکٹر آئی کے ترین نے کہا ہیروئن کے عادی افراد کی تعداد ملک میں بیس لاکھ بتائی گئی ہے ۔

یہ تو ملک میں منشیات کے استعمال کی کیفیت ہے لیکن جس سے ملکی ساکھ کو نقصان پہنچ رہا ہے وہ سمگلروں کی غیر ممالک میں منشیات کی سمگلنگ ہے ۔ مختلف ملکوں نے امریکہ ، ناروے نے اس بارہ میں پاکستان سے احتجاج کیا ہے چنانچہ حال ہی میں جب ہمارے وزیر اعظم دوست ملک سعودی عرب کے دورہ پر گئے تو شاہ فہد نے ان سے اس بارہ میں گفتگو کی ۔ نوائے وقت چھ فروری کے رنگین صفحہ پر کمال نظامی کی رپورٹ بعنوان ”ڈرگ مافیا کا صفایا کس طرح ممکن ہے“ لکھتے ہیں ۔

سعودی عرب کی ارض مقدس پر منشیات کے پاکستانی سمگلروں نے ملک اور قوم کی ساکھ کو جو بٹہ لگایا ہے اس کی تلافی ممکن نہیں ۔ سعودی عرب کی حکومت نے پاکستانی سفارت خانہ کے بعض چھوٹے اہلکاروں کو اس مذموم کاروبار میں ثبوت سمیت ملوث قرار دے کر گرفتار کر لیا ہے

نوجوان وزیر اعظم نے سعودی عرب سے واپسی پر ۱۹۹۳ء کے سال کو منشیات کے انسداد کا سال قرار دیا (نوائے وقت ۵ فروری) اس غرض کے لئے ملک میں مختلف مقامات پر ”ڈاک“ کا بھی انتظام کیا تا رائے عامہ کو اس قباحت سے آگاہ کیا جائے ۔

اس ہفتہ کے اخبارات میں پولیس نے چھاپے مار کر بعض یونیورسٹیوں کالجوں کے ہوسٹلوں سے شراب برآمد کی (نوائے وقت ۲ فروری ص۱ و خبریں ۲ فروری) جہلم میں آلوؤں کے ٹرک سے ساڑھے چار ٹن چرس برآمد کی جسے راولپنڈی کلکٹریٹ کی تاریخ کا سب سے بڑا کامیاب چھاپہ قرار دیا ۔ نوائے وقت ۳ فروری ص۱ ۔ واضح رہے کہ ساڑھے چار ٹن کے معنے قریباً ایک سو چھبیس من کے ہیں ۔ آئے دن حکومت کے محکمہ جات منشیات کے ڈھیر جلاتے ہیں ان کی تصاویر بھی اخبارات کے صفحات کی زینت بنتی ہیں ۔

فیصل آباد کے موضع چیب کی کھلی کچہری میں عوام نے شکایت کی کہ پولیس کی زیر سرپرستی منشیات فروش اب نشہ کا جال بچوں پر بھی پھینک رہے ہیں ۔ اور اخبارات نے خواتین میں اس کے بڑھتے ہوئے رجحان پر متعدد بار تشویش کا اظہار کیا ہے ۔ وزیر اعظم نے منشیات فروشوں کی سرکوبی کے لئے ایک ٹاسک فورس قائم کرنے کا بھی اعلان فرمایا اور کہا کہ اس میں خدا کا خوف رکھنے والے افراد شامل کئے جائیں ۔ (نوائے وقت پانچ فروری) خدا کرے خوف خدا رکھنے والے افراد مل جائیں ۔ علمی دنیا میں نشہ کے نقصانات جو بیان کئے گئے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں اور نشہ آور افراد کا انجام چشم عبرت خود دیکھ رہی ہے ۔ نشہ کا استعمال اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کو نہ صرف کند کرتا ہے ۔ اعضائے رئیسہ کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے ۔ اور گھرانوں کو بربادی سے ہم آغوش کرتا ہے آپ مختلف انسائیکلوپیڈیا میں درج شدہ حقائق کو ہی پڑھ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ شراب ، الکحل کوئی طاقت جسم کو عطا نہیں کرتی ۔ جھوٹا احساس توانائی کا پیدا کرتی ہے اس کے مقابل معدہ میں خراش ، اعصاب کو مفلوج ، اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کو کند کرتی ہے ۔ محمد فرید وجدی دائرہ المعارف یعنی انسائیکلوپیڈیا میں لکھتے ہیں ۔

”کوئی چوٹ نشہ کی ضرب سے زیادہ سخت نہیں ۔ اس سے دماغی امراض اور لاعلاج بیماریاں ، معدے کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے ۔

(دائرہ المعارف جلد ۳ زیر لفظ خمر)

لغت کی کتب میں نشہ کی تعریف یہ کی گئی ہے جو عقل و فکر کو زائل کر دے ۔ ہوش و حواس کو ڈھانپ دے کہ عربی لفظ خمر ، خمار کے معنوں میں ڈھانپنے کا مفہوم مشترک ہے

انسائیکلوپیڈیا

RELIGION & ETHICS

میں لکھا ہے ۔ ترجمہ اس کا یہ ہے ۔

شراب زندگی کے مادہ کے لئے ایک زہر ہے ۔ یہ ایک نرم اور لچکدار مادہ جو کہ ہر اس چھوٹے خانے کا جو زندگی کے نظام کو بحال رکھنے کے لئے ضروری حصہ ہے خواہ جانور کا ہو یا نباتات کا زہر کے طور پر ہے ۔ اس کا دیرپا اثر آسانی سے حل شدہ مادہ میں کم درجہ کے اعصابی ڈھانچہ میں دکھلایا جاسکتا ہے ۔ دماغ کے اعصابی خانے جو کہ اعصاب میں سب سے زیادہ منظم اور نازک ہیں ۔ بہت جلد شراب کا اثر ظاہر کر دیتے ہیں بہت سے محققین نے جو اپنے نفسیاتی حالات سے بخوبی واقف ہوتے جیسے HELM نے HUX LAY اور HALTZ بیان کیا ہے کہ تھوڑی سی شراب کی خوراک کا مضر اثر دماغی نظام پر پڑتا ہے یہ معلوم ہوگا کہ جوش پیدا کرنے والا اثر دراصل اعلیٰ اعصابی مراکز کے بے حس اور معطل ہونے سے پیدا ہوتا ہے ۔ نفسیاتی تجربات کی کثیر تعداد انتہائی صحیح طور پر ثابت کرتی ہے کہ شراب کی تھوڑی خوراک بھی دماغ کے فعل کو بے حس کرنے کا اثر رکھتی ہے ۔ کچھ عرصہ کے لئے بعض نفسیاتی اعمال میں جلا پیدا ہو جاتی ہے ۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں ایک سست کرنے والا اثر ظاہر ہوتا ہے جو لمبے عرصہ تک رہتا ہے اور بہت زیادہ عرصہ رہتا ہے ۔ لمبے عرصہ تک رہتا ہے جو کہ ظاہری فائدہ مند نتیجہ کو منسوخ کر دیتا ہے عالمگیر شہادت موجود ہے کہ زیادتی شراب اور حکومت کے قوانین کو توڑنے کے درمیان ایک نزدیک کا تعلق ہے انسائیکلوپیڈیا جلد ۱ صفحہ ۲۹۹ تا صفحہ ۳۰۱ جیوش انسائیکلوپیڈیا زیر لفظ الکحل

جیوش انسائیکلوپیڈیا نے شراب کے نقصانات یہ بیان کئے ۔

شراب کے مریض بڑے پیمانوں پر بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں ۔ بیماری کے دفاع کی طاقت اس سے کم ہوتی ہے ۔ انگلش لائف انشورنس کمپنیوں نے تجربہ اور شہادت کی بنا پر معلوم کیا ہے کہ غیر شرابیوں کی زندگی شرابیوں کے بالمقابل دوگنی ہے ۔

شراب خوری کے برے اثرات شرابیوں کی آئندہ نسل میں بھی عیاں ہوتے ہیں ۔ مرگی دیوانگی ۔ پاگل پن اور جسمانی ، نفسیاتی اور اخلاقی کمزوریوں کے مختلف اقسام شرابیوں کی نسل میں غالب طور پر پائے جاتے ہیں (جیوش انسائیکلوپیڈیا جلد ۱ صفحہ ۳۳۳ ، ۳۳۴)

خاکسار کے ایک بیٹے جو ڈاکٹر ہیں منشیات کے عادی افراد کا علاج کرتے ہیں میں نے منشیات میں مبتلا افراد کی حالت دیکھی اور ان کے حالات سنے ۔ ان کے ایک ہم جماعت ڈاکٹر جن کے والد صوفی منش اور انگلستان میں رہتے تھے ۔ رشتہ داروں نے حسد کی بنا پر ڈاکٹر کو نشہ کی لت ڈالی اور کسی طرح سارا خاندان اذیت میں مبتلا کر دیا ۔ نشہ کرنے والے ایک نوجوان بیٹے کی ماں نے بیان کیا کہ گھر کی ہر چیز فروخت ہو گئی ہے ۔ وہ صاحب حیثیت لوگ اب کنگال ہو گئے ہیں ۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ کس طرح نشہ نے عورت کی فطری حیاء کا لبادہ چاک کر دیا ۔ اپنی آنکھوں سے اپنے گاؤں اور اس کے ماحول میں شرابی کو اوٹ پٹانگ بکتے دیکھا ۔ لوگوں سے خواہ مخواہ لڑتے بلکہ دیواروں سے سر پھوڑتے دیکھا ۔ نوائے وقت تین فروری ص۲ پر لکھتا ہے ۔ نوجوان نے نشہ کے لئے پیسے نہ ملنے پر والد کو زخمی کر دیا ۔ شراب پی کر قے کرتے ۔ بے سدھ پڑے دیکھا اور اب ہیروئن اور چرس اور دوسرے نشے تو شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں سے زیادہ بھیانک اور مضر ہیں ۔

شروع شروع میں نشہ کا استعمال کرنے والا اس بہانہ سے شروع کرتا ہے کہ وہ تھوڑی سی پیتا ہے لیکن وہ پھر اس میں بڑھتا ہی جاتا ہے ۔ خدا کے برگزیدہ رسولؐ نے اس لئے فرمایا جس کی بڑی مقدار نشہ لانے والی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی ممنوع ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے اس حکم کی علت یہی بیان کی ہے کہ یہ منجر الی الزیادہ ہے ۔ کسی نے اس کیفیت کو اس شعر میں بیان کیا ہے

خم کے خم پی کے بھی نیت نہیں بھرتی ساقی
اب تو مے خانہ الٹ دے مرے پیمانہ میں

میرے نانا طبیب تھے انہوں نے بتلایا کہ میں نے ایک فقیر دیکھا جو ہر روز وقت مقررہ پر اپنی زبان پر ڈبیہ سے نکال کر سانپ ڈسواتا تاکہ اب اسے تھوڑے نشہ سے نشہ نہ آتا تھا ۔ وہ فرماتے تھے میں نے اس کی زبان کو زہر کے اثر سے سیاہ دیکھا ۔ ایک بار میں نے ایک برسات کی رات کو ایک شخص کو سانپ کے ڈسنے کا منظر دیکھا میں جب اس کی خیریت معلوم کرنے گیا تو وہ افیون کے عادی تھے اور بہت افیون کھاتے تھے کہنے لگے چلو دو چار روز کی افیون بچ گئی ۔

انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے دو قسم کی قوتیں رکھی ہیں علمیہ ، فکریہ اور غضبیہ اور شہوانیہ ۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب فرماتے تھے ۔ پہلی دو قوتوں کی افزائش آخری دو کو دبانے کا موجب بن جاتی ہے جب کہ آخری دو کا استعمال پہلی دو کو دبا

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون ۔ سین

روس میں ریفرنڈم

روس کے صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ وہ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ اس سال دستوری ریفرنڈم نہ کرایا جائے۔ بلکہ ۹۵ء میں صدارت کے عہدے کے لئے انتخابات منعقد کئے جائیں۔ مسٹر یلسن نے ایک دستوری کمیشن کے سامنے یہ بات کہی۔ وہ اپنے حریف رسلان (RUSLAN KSAS UVLATOV) سے بات کر رہے تھے اور یہ بات ٹیلیویژن پر ایک مناظرے کی صورت میں ہو رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم ۹۳ء کو اس بات کے لئے مخصوص کر لیں کہ اس میں کوئی سیاسی مناقشات کھڑے نہیں کئے جائیں گے میں اس بات کے حق میں ہوں کہ انتخابات جلدی ہونے چاہئیں۔ لیکن یہ برابری کے اصول پر منعقد کیا جائے تو بہتر ہے۔ یعنی صدر اور پارلیمنٹ دونوں کے دورِ اقتدار میں ایک ہی جیسی کمی کی جائے۔ ان کے حریف نے اپریل میں ریفرنڈم کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ ۹۳ء کے آخری ہفتے میں ریفرنڈم ہونا چاہیئے۔ اس طرح بورس یلسن کا دورِ اقتدار دو سال سمجھا جائے گا۔ اور پارلیمنٹ کا ایک سال۔ علاقائی لیڈروں نے یلسن پر خاصا دباؤ ڈالا ہے کہ وہ ریفرینڈم کو منسوخ کریں۔ اس وقت ریفرینڈم کے لئے بورس یلسن کو بالادستی حاصل ہونے کا امکان ہے۔ بہت سے روسی علاقائی لیڈروں نے اس بات کی سخت مخالفت کی کہ اپریل میں ریفرینڈم کروایا جائے۔ صدر کے نمائندے نے صحافیوں کو بتایا۔ وہ ماسکو کے روسی دستور سازوں سے بات کر رہے تھے کہ دستوری عدالت نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ ریفرینڈم کو ملتوی کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ سارا جھگڑا اصلاحات سے شروع ہوا تھا۔ اور اصلاحات ہی نے سابق صدر گورباچوف کو ان کے عہدے سے الگ ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔ اب بھی صدر یلسن کو اس سلسلے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں اور ان کا خیال یہ ہے کہ ان کی سکیموں کے متعلق ریفرینڈم ہونا چاہیئے۔ تاکہ بات واضح طور پر سب کے سامنے آ جائے۔ لیکن اس کے بعض دستوری نکات ایسے ہیں کہ متعدد لیڈروں کی طرف سے اسکی مخالفت کی جا رہی ہے۔

بچّوں کی ہلاکت

جناب صدیقی کراچی سے ڈان کے ۱۰ فروری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایک خط میں لکھتے ہیں کہ ۲۰۰۰ء سے پہلے پہلے دنیا بھر میں دس کروڑ بچے ہلاک ہو جائیں گے۔ ٹی۔ وی کیمرے انہیں نہیں دکھائیں گے اور اسی طرح پبلسٹی کے سلسلے میں بھی کوئی شور و غوغا نہیں ہوگا۔ اور وہ ایسی حالت میں مر جائیں گے کہ ان کے متعلق دنیا کو کچھ بھی علم نہیں ہوگا۔ گذشتہ سال کی دنیا بھر کے بچوں کے متعلق جو رپورٹ یونی سیف نے شائع کی تھی یہ بچے ایسے طوفانوں یا قحطوں کا شکار نہیں ہوں گے۔ جن کا قبل از وقت پتہ نہ چل جائے۔ چھوٹے بچے ایسی بیماریوں سے وفات پاتے ہیں جنہیں روکا جا سکتا ہے اور ان کی وفات کی ایک وجہ غذائیت کی کمی بھی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہر ہفتے دو لاکھ پچاس ہزار بچے وفات پاتے ہیں ہر بچے کے لئے ویکسین جس کا اسے انجکشن دیا جا سکتا ہے ۲ یا ۳ امریکی ڈالر سے بھی کم قیمت میں مل سکتی ہے۔ جہاں تک جسم میں پانی کی کمی سے علاج کا تعلق ہے یہ بھی نہایت آسانی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے پانی کی یہ کمی اسہال وغیرہ سے ہوتی ہے اور اس کی دوائی ایک امریکی ڈالر میں مل سکتی ہے اور اینٹی بائیوٹکس بھی اسی قیمت میں مل سکتے ہیں۔ اگر بچوں کو بیماری سے بچانے والی یہ دوائیں میسر آ سکیں ترقی پذیر ممالک میں۔ بچوں کی اکثریت کو موت کے منہ سے بچایا جا سکے گا اور ان کو غذا بھی بہتر مہیا کی جا سکے گی ایسا کرنے کے لئے تقریباً تین ارب ڈالر سالانہ درکار ہوں گے۔ یہ رقم ہے تو بہت زیادہ لیکن یہ اتنی ہی ہے جتنی امریکہ نے سپیس شٹل پروگرام پر خرچ کی ہے اور یہ اتنی ہی ہے جتنی امریکہ کی کمپنیاں اپنے سگرٹوں کے اشتہارات پر ہر سال خرچ کرتی ہیں اس لئے یہ کہنا کہ یہ روپیہ خاصا زیادہ ہے کوئی مثبت دلیل نہیں بنتی۔ اگر ارادہ ہو تو کچھ نہ کچھ ضرور کیا جا سکتا ہے لیکن کیا کچھ نہیں گیا۔ بچے مختلف بیماریوں سے بیمار ہوتے ہیں اور یہ ایسی بیماریاں ہیں جن سے بچا جا سکتا ہے اور یہ بچے تیسری دنیا کے ملکوں میں اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ بنی نوع انسان کے لئے یہ معاملہ شرمناک ہے۔ جہاں تک تہذیب و تمدن کا تعلق ہے۔ اسے جی۔ این۔ پی سے نہیں ماپا جاتا۔ نہ ہی ٹیکنیکی کامیابیوں سے۔ یہ وہ بات ہے جو تمام ترقی یافتہ ممالک کو اچھی طرح محسوس کر لینی چاہیئے تہذیب و تمدن اور ترقی کو ہماری اخلاقی اقدار کے ذریعے ماپا جاتا ہے۔ پھر یہ بتائیے کہ جس طرح اس وقت انسان مصائب میں سے گذر رہے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کو اپنے اخلاقی اقدار کا اظہار کرنا چاہیئے یا نہیں۔ یہی وہ بات ہے جس سے انہیں متمدن اور ترقی یافتہ کہا جا سکتا ہے روئے زمین پر تمام ترقی یافتہ ممالک جنہیں اپنے جی۔ این۔ پی پر بڑا فخر ہے اور اپنے ٹیکنیکی امور کے فروغ پر بھی اب ان سے ان کے اخلاقیات کے متعلق سوال پوچھا جا رہا ہے۔

ہماری خارجہ پالیسی کیسی ہو؟

وزیر مملکت برائے امور خارجہ صدیق خان کانجو نے کہا ہے کہ بیرونی دنیا میں بدلتے ہوئے حالات کے مطابق پاکستان کی خارجہ پالیسی کو لچک کے ساتھ کام میں لایا جانا چاہیئے اور اسکے متعلق پوری طرح غور و فکر کیا جانا ضروری ہے تاکہ ہم اپنے قومی مفادات کی پوری طرح حفاظت کر سکیں۔ آپ پاکستانی سفیروں کی ایک میٹنگ سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ سفیر ای سی او کی رکن ریاستوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کانفرنس کا یہ مقصد بیان کیا گیا ہے کہ ای سی او کی علاقائی ضرورتوں پر گہرائی میں جا کر غور کیا جائے۔ یہ کانفرنس دنیا میں ہونے والی بڑی بڑی تبدیلیوں پر غور کرنے کا بھی ایک بہتر موقعہ فراہم کرتی ہے۔ یہ وہ تبدیلیاں ہیں جن کا خاص طور پر وسطی ایشیا سے تعلق ہے اور جو اس سارے علاقے پر اثر انداز ہوتی ہیں مسٹر کانجو نے کہا کہ پاکستان کو اس علاقے سے خاص تعلق ہے۔ کیونکہ یہ جنوبی ایشیا، جنوب مغربی ایشیا، وسطی ایشیا اور خلیج سے متعلق ہے انہوں نے ان سفراء کو بتایا کہ دنیا بھر میں جو تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان سے بہت سے ایسے معاملات متاثر ہوں گے جن کا پاکستان کی سیکورٹی سے تعلق ہے۔ اور جن کا قومی مفاد مرکزی نقطہ ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان دونوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان تبدیلیوں پر غور کیا جائے اور ان کے متعلق بہتر پالیسیاں اختیار کی جائیں انہوں نے مزید کہا کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ ہمیں بیرونی ممالک سے کیا چیلنج درپیش ہیں اور کس وقت ہمارے امریکہ کے ساتھ تعلقات کیسے ہوں۔ خاص طور پر جوہری توانائی کے سلسلے میں۔ اور اسی طرح ہم اس بات کی ضرورت بھی محسوس کرتے ہیں کہ بھارت کے ساتھ جموں اور کشمیر کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے بہتر تعلقات ہونے چاہئیں۔ اسی سلسلے میں آپ نے ایسی باتوں کا بھی ذکر کیا جنہیں علاقے کے لئے مفید مواقع کہا جا سکتا ہے۔ یعنی جن امور کے ذریعے اس علاقے کی ترقی کے فروغ پانے کا امکان ہے۔ اس موقعہ پر سفیروں نے مل کر آپس میں تبادلۂ خیالات کیا۔

بھارت / پاکستان تعلقات

اقتصادی تعاون کی کونسل کے وزرائے خارجہ سے بات کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے تعلقات اسوقت تک بہتر بن نہیں ہو سکتے جب تک کہ بھارت پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بند نہیں کر دیتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے پاس ایسے ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ بھارت پاکستان کے حساس معاملات میں دخل اندازی کر رہا ہے۔ اور یہ ثبوت ہم بھارت کو کسی وقت بھی پیش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جب تک یہ دخل اندازی ختم نہ کی جائے اس وقت تک اعتماد بحال نہیں ہو سکتے اسی لئے دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر نہیں ہو سکتے جہاں تک بھارت سے اس سلسلے میں کسی گفت و شنید کا تعلق ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس میں عمل زیادہ ضروری ہے نہ گفت و شنید۔ اگر گفتگو کے بعد عمل نہ کیا جائے تو وہ گفتگو لاحاصل رہ جاتی ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ عملی طور پر بھارت کو ایسے اقدام سے دریغ کرنا چاہیئے۔ جو پاکستان میں مداخلت کے مترادف ہیں۔ پاکستان نے بار بار یہ بات کہی ہے کہ کشمیر کا معاملہ کشمیریوں کی رائے کے مطابق حل ہونا چاہیئے کشمیری لوگ اپنے حقوق کے حصول کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور دنیا کی کوئی ایسی طاقت نہیں ہے جو انہیں اپنے حقوق حاصل کرنے سے روک سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں ____ مولانا محمد منور

محترم رشیدی مصبّح صاحب

جماعت احمدیہ دارالسلام تنزانیہ کے ایک پارسا۔ عابد وزاہد اور فدائی رکن پچیس ۲۵ ستمبر ۱۹۹۲ء کو بروز جمعہ اسّی سال کی عمر میں اس عالم ناپائیدار سے رخصت ہو گئے۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں)

جناب مصبّح صاحب کا تعلق موروگورو ریجن کے سلاطین کے خاندان سے تھا۔ لیکن انہوں نے دین کو مقدم رکھتے ہوئے اپنے قبیلہ کا چیف بننے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ ایسی تقاریب میں بعض مشرکانہ رسوم بھی شامل تھیں۔ جو جناب مصبح صاحب کو پسند نہیں تھیں۔

خاکسار جون ۱۹۶۱ء میں ٹانگانیکا مشن کے انچارج کے طور پر دارالسلام پہنچا۔ میں نے محسوس کیا کہ جماعت کے نوجوانوں کا معتدبہ حصہ بیکار ہے۔ میں نے انہیں تحریک کی کہ وہ دارالسلام سے باہر ایک احمدی بستی آباد کر لیں اور مل کر زراعت کریں۔ جناب رشیدی مصبح صاحب اس وقت جماعت دارالسلام کے صدر تھے۔ انہوں نے اس تحریک میں پورے جوش سے حصہ لیا اور بہت سے دوسرے دوستوں کو بھی شریک ہونے پر آمادہ کر لیا۔ ان کا اپنا پھل دار درختوں کا باغ تھا۔ زرعی زمین بھی تھی۔ مگر اطاعت امیر کے زبردست جذبہ کے ماتحت وہ خود بھی اس جماعت میں شامل ہو گئے۔ دارالسلام سے تیس میل باہر کبا ہا (KIBAHA) کے مقام پر نئی بستی آباد کی گئی۔ اس بستی کے معاملات کے انصرام کے لئے میں نے ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی۔ اس کے صدر اور روح رواں جناب مصبح صاحب ہی تھے۔

ایک مذہبی کیس کے سلسلہ میں ہمارا مقدمہ افریقی عدالت میں چل رہا تھا۔ جماعت کی طرف سے مدعی میں تھا۔ مقدمہ کا فیصلہ سننے عدالت میں ہم سب گئے۔ مجسٹریٹ بہت متعصب تھا۔ اس نے مجھے ایک سو شلنگ جرمانہ کیا اور حکم دیا کہ جرمانہ ابھی ادا کیا جائے۔ ہمیں تو خیال بھی نہیں تھا کہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ کسی کی جیب میں رقم نہیں تھی۔ میں نے شیخ حسین جمعہ صاحب سے کہا کہ مجھے گھر جا کر زرِ جرمانہ لانے کی اجازت دیں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ کی جگہ یہاں عدالت میں کون موجود رہے گا۔ جناب مصبح صاحب نے آگے بڑھ کر کہا کہ میں ان کی جگہ رہنے کو تیار ہوں۔ مجسٹریٹ صاحب نے دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ اگر یہ واپس نہ آئے تو آپ کو جیل میں ڈال دوں گا۔ مصبح صاحب حسب معمول مسکرائے اور کہا آپ جیل کی بات کرتے ہیں میں تو ان کی خاطر جان سے بھی گذر جانے کو تیار ہوں۔ مجسٹریٹ اس جواب سے بھونچکا سا رہ گیا اور مجھے جانے کی اجازت دے دی۔

جرمانے کی یہ رقم تو بعد میں جماعت کو واپس مل گئی مگر جناب مصبّح صاحب کے خلوص وفا کے بیش بہا عطر سے معطر مندرجہ بالا الفاظ روحانی اخوت کے گلشن میں سدا بہار بن کر ہمیشہ مہکتے رہیں گے۔

محترم مصبح صاحب ڈاک خانہ میں سگنیلر تھے۔ جب ان کی ریٹائرمنٹ کا وقت آیا تو انہیں کافی روپیہ محکمہ کی طرف سے ملا۔ یہ رقم حاصل کرتے ہی ان کے دل میں قادیان اور ربوہ کی زیارت کی خواہش کروٹیں لینے لگی۔ سفر کی تیاری مکمل ہو گئی۔ غالباً چونسٹھ کا سال تھا۔ میں بھی رخصت پر ربوہ آیا ہوا تھا۔ یہ بھی بصد مسرت وانبساط یہاں وارد ہوئے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے انتظامات سے بیحد متاثر ہوئے۔ دارالسلام واپس جاکر بھی اپنے تاثرات لوگوں سے بڑے ذوق وشوق سے بیان کرتے۔ 'لنگر' کا لفظ سواحیلی زبان میں استعمال نہیں ہوتا۔ لیکن انہوں نے اسے اپنی زبان ہی میں شامل کر لیا اور قریباً دو لاکھ مہمانوں اور زائرین کے قیام و طعام کا کئی دنوں پر پھیلے ہوئے انتظام کا قابل تعریف رنگ میں ذکر کیا۔

جناب مصبح صاحب کی طبیعت میں بچوں کی سی سادگی تھی۔ ایک دفعہ دفاتر تحریک جدید کے پاس سے گذرتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ پانی کی ایک گذرگاہ کے پاس ایک بچہ بھینس چرا رہا ہے۔ انہیں یہ نظارہ خوفناک لگا۔ کیونکہ افریقہ میں لوگ جنگلی بھینسے سے بہت ڈرتے ہیں۔ اگر جنگل میں کسی غیر مسلح شخص کو جنگلی بھینسا دیکھ لے تو وہ اسے ختم کر کے ہی سانس لے گا۔ میں نے انہیں بتایا بھی کہ یہ پالتو بھینسیں ہیں۔ بالکل بے ضرر ہیں مگر وہ یہی کہتے رہے کہ پاکستانی بچے بڑے بہادر ہیں۔ کہ بھینس جیسے خطرناک جانور کو رام کر لیتے ہیں اپنے وطن جاکر بھی انہوں نے پاکستانی بچے کی بہادری کا قصہ سنایا

ہمارے دفاتر کی عمارتوں سے بھی انہوں نے بڑا اچھا اثر لیا۔ لیکن حضرت امام جماعت الثانی سے شرف مصافحہ و معانقہ حاصل کرنے کے بعد تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ بار بار اللہ تعالے کا شکر ادا کرتے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم احسان ہے کہ میں نے جیتے جی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی زیارت کر لی۔

قادیان جاکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار پر حضرت مولانا نورالدین صاحب کے مزار پر بھی دعا کی۔

عزیزم محمود خمیسی موبیرو صاحب (M. KH MUBIRU) آف دارالسلام نے جماعت کے سواحیلی اخبار کے نومبر ۹۲ء کے پرچہ میں ایک مفصل مضمون جناب رشیدی مصبّح صاحب کے بارہ میں لکھا ہے۔

عزیزم محمود صاحب لکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ انہیں کسی دوست نے دعوتِ طعام کے لئے بلایا۔ جناب مصبح صاحب چلے تو جاتے مگر روزہ سے ہونے کی وجہ سے کھانے میں شامل نہ ہوتے بلکہ گھر لے جاکر اس سے روزہ افطار کرتے۔

وفات سے کچھ عرصہ قبل انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور احمدیوں کی کثیر جماعت ان کا جنازہ پڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالے نے ایسا ہی نظارہ ان کی وفات کے وقت دکھایا۔

جماعت احمدیہ کے ۲۴ ویں سالانہ جلسہ کے لئے سارے تنزانیہ سے احباب آئے ہوئے تھے۔ وہ سب آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے۔

عزیزم محمود صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمارے ایک بھائی رمضانی شامٹے صاحب کی بیوی امید سے تھی۔ ہسپتال والوں نے انہیں بتایا کہ آپریشن کے بغیر ولادت مشکل ہے۔ شامٹے صاحب نے بڑے دکھ سے اس بات کا ذکر جناب مصبح صاحب سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے فوراً اپنے گھر لے چلیں۔ وہ سمجھے کہ شاید ان کے پاس کوئی دوا ہے۔ وہ انہیں اپنے ہاں لے گئے جناب مصبح صاحب نے بیمار بچی کا ہاتھ پکڑ کر دعا شروع کر دی۔ کافی دیر دعا کرنے کے بعد انہوں نے شامٹے صاحب کو بتایا کہ ولادت حسب معمول ہو گی۔ اپریشن کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالے نے فضل فرمایا اور مصیبت ٹل گئی۔

محترم مصبح صاحب کی اہلیہ محترمہ مریم صاحبہ نے بیان کیا کہ وفات کے روز جناب مصبح صاحب نے انہیں کہا کہ وہ انہیں ٹھیک طرح سے بستر پر لٹا دیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور پھر پاس ہی ایک کرسی پر بیٹھ گئیں۔ ایسے میں انہیں ہلکی سی اونگھ آگئی۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کا کمرہ روشنی سے بھر گیا ہے۔ اور بستر پر مریض موجود نہیں غنودگی دور ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ مصبح صاحب کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔

ان کی وفات کے بعد ایک پرانے مخلص احمدی بھائی جناب خمیس عبداللہ کنگو انڈے صاحب نے خواب میں دیکھا کہ کچھ کاریگر جلدی جلدی ایک کمرہ تیار کر رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ یہ جناب رشیدی مصبح صاحب کا گھر ہے اس کی اینٹیں نورانی اور گارا بھی سفید و براق ہے۔

والدین اپنے کردار میں پاکیزگی پیدا کریں

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں۔ اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے اور مضبوط پہلو کو چھوڑ دیں گے۔ نیز فرمایا خدا کا خوف کرتے ہوئے استغفار کرتے ہوئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دلنشیں کریں اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی۔ ... اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۸۔ ستمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

برطانیہ کی احمدیہ جماعت کی طرف سے ہمیں تین رسالے ملے ہیں۔ ایک شمارہ اخبار احمدیہ لندن کا اور دو شمارے التقویٰ کے جیسا کہ قارئین جانتے ہیں التقویٰ عربی زبان میں شائع ہوتا ہے اور اخبار احمدیہ اردو اور انگریزی میں۔ التقویٰ کے نومبر دسمبر ۱۹۹۲ء کے شمارے ہیں اور اخبار احمدیہ کا جنوری ۱۹۹۳ء کا شمارہ۔ ان رسالوں کی کاپیاں حاصل کرنے کے لئے احباب ۱۶ گرلیسن ہال روڈ لنڈن ایس ڈبلیو ۱۸ ۵ کیو ایل سے رابطہ قائم کریں۔

اگر آپ ان رسالوں میں سے کوئی رسالہ اپنے کسی احمدی دوست کو بیرونی ملک میں پہنچانا چاہتے ہیں تو بھی اسی پتہ پر رابطہ پیدا کرکے ان سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دوست یا آپ کے رشتہ دار کو پرچہ فراہم کرنا شروع کر دیں۔

جہاں تک اخبار احمدیہ کا تعلق ہے اس میں حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض خطبات کے اقتباسات درج ہیں۔ اس کے نومبر دسمبر کے شمارے کے متعلق حضرت امام جماعت کا ایک مکتوب گرامی بھی شامل ہے اس میں حضور مکرم مدیر صاحب کو تحریر فرماتے ہیں "اخبار احمدیہ کا نومبر دسمبر ۱۹۹۲ء کا شمارہ ملا (جیسا کہ خدا نے چاہا) آپ نے خوبصورت رسالہ شائع کیا ہے۔ دیدہ زیب بھی ہے اور مضامین کے معیار کے لحاظ سے بھی اچھا لگا (اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا عطا فرمائے) اللہ کرے کہ جماعت کے باقی رسالوں کی طرح یہ دن بدن ترقی کی منازل طے کرے اور جلد ظاہری اور باطنی خوبیوں کے لحاظ سے علم و عرفان کے بلند تر معیار کو حاصل کر لے۔ سب ساتھیوں کو محبت بھرا اسلام۔ خدا حافظ و ناصر ہو۔"

"کبھیار کا تیرتا پھرتا جزیرہ" حضرت امام جماعت الثانی کی تحریر کا ایک اقتباس ہے جو حالات و واقعات بیت الفضل لندن میں پیش آتے ہیں۔ ان کی رپورٹنگ اخبار احمدیہ اردو کے ایڈیٹر مکرم بشیر الدین احمد سامی نے کی ہے۔

اس شمارے میں مکرم محمد افضل خان ترکی کی ایک نظم بھی شامل ہے اور تجہیز و تکفین اور جنازہ کے مسائل بھی دیئے گئے ہیں۔

جہاں تک اس کے انگریزی حصے کا تعلق ہے اس میں اداریہ کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں تعلیمی اور تربیتی جلسوں کا ذکر ہے اعلانات دیئے گئے اور تیسری سالانہ کیبر پر کنونشن کی رپورٹ بھی۔ اب خدا کے فضل سے اس میں نہایت اچھی تصویریں بھی شائع ہونے لگی ہیں۔ مختلف ممالک میں جو احمدیہ جماعت کو حالات پیش آرہے ہیں۔ خاص طور پر بنگلہ دیش اور پاکستان ان کا بھی اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ سلسلے کی کتابوں کے متعلق ایک فارم دیا گیا ہے جو آپ کتابیں حاصل کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

جہاں تک عربی کے رسالہ التقویٰ کا تعلق ہے۔ نومبر کے شمارے کے ٹائٹل پر شمالی امریکہ میں جو ایک بہت بڑی بیت الذکر تعمیر کی گئی ہے اس کی تصاویر ہیں کچھ مضامین خصوصی طور پر جماعت کے متعلق ہیں اور کچھ ایسے موضوعات سے تعلق رکھتے ہیں جو عام طور پر علمی طبقے میں زیر بحث آتے ہیں

(ن ۔ س)

مختصرات

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) بشارت احمد صاحب "شرف انسانیت کی دو اعلیٰ ترین صفات۔ سچ اور ایمانداری" کے بارے میں لکھتے ہیں تمام مذاہب بنیادی طور پر نیکی اور اچھی باتوں کی ہی تلقین کرتے ہیں جس دور میں جو بھی فرستادہ آیا۔ اکثریت نے مخالفت ہی کی لیکن جس چیز کی اپنے اور بیگانے بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے اور نہ ہی انکار کی راہ ڈھونڈنے میں کامیاب ہو سکے۔ وہ دو بہت ہی اہم اور بنیادی باتیں سچ اور ایمانداری ہیں۔

آج کے دور میں بھی انہی دو صفات کو بھرپور طور پر اپنانے کی ضرورت ہے۔ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی ان صفات پر عمل کرنے سے ہم خود کو ایسا نمایاں اور ممتاز کر سکتے ہیں کہ ہماری کوششیں بغیر کسی ظاہری کوشش کے از خود اس طرح کامیابی سے ہمکنار ہوں گی جس طرح عطار کے پاس سے ہر گذرنے والے کو اس کے عطر کی بھینی بھینی خوشبو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے

الفضل کے لئے مضامین کاغذ کے ایک طرف لکھئے۔ خوش خط لکھئے۔ کھلا کھلا لکھئے۔ اور کم از کم ایک طرف حاشیہ چھوڑ دیجئے۔ (ادارہ)

قرارداد تعزیت

ہم کارکنان، مربیان اور معلمین نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ اپنے ان واقفین زندگی بھائیوں کی المناک وفات پر دلی رنج اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی المناک وفات جملہ احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بھی ایک دردناک امر ہے۔ سلسلہ کے یہ نہایت قیمتی وجود تھے اور اس کی خاطر انہوں نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

محترم گیانی عباد اللہ صاحب نے ایک لمبا عرصہ سلسلہ کی اہم خدمات سرانجام دیں۔ کلام پاک کا گورمکھی زبان میں ترجمہ کرنے کی غیر معمولی سعادت پائی جس کو گورمکھی کے ماہرین نے غیر معمولی طور پر سراہا۔ اور سکھ مذہب پر متعدد کتب بھی تحریر کیں۔ ایک عرصہ تک حکومت پاکستان سے تعاون کرتے ہوئے ریڈیو پاکستان لاہور سے سکھوں کے لئے پروگرام "پنجابی دربار" نشر کرتے رہے۔ نیز ایک لمبا عرصہ روزنامہ "الفضل" کے مینیجر رہے۔

مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر ثانی اپنی خاموش طبیعت کے ساتھ اہم فرائض دینیہ بجا لاتے رہے۔ انہوں نے بڑی محنت و جانفشانی سے ماہنامہ "مصباح" کی ۷ سال تک ادارت کی اور بیرون ملک تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں بھی خدمات سرانجام دیں۔

مکرم مبشر احمد صاحب چوہدری ایک جذبے اور ولولے سے خدمت دین کرنے والے تھے انہوں نے تیس سال تک کراچی میں خدمت سلسلہ کرنے کی توفیق پائی۔ نوجوانی کی عمر میں دیار غیر میں خدمات دینیہ بجا لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں حادثاتی طور پر جان قربان کی۔ آپ ملنسار، ہر دلعزیز اور فدائیت سلسلہ کے جذبہ سے سرشار تھے۔

مکرم عبدالوحید خانصاحب نہایت صالح، سلسلہ کے فدائی اور محنت سے خدمت دین کرنے والے تھے۔ والدین کے بڑے بیٹے تھے۔ عہد وقف کو حرز جان بنا کر نبھایا۔ ان کی عالم شباب میں رحلت ایک صدمہ عظیمہ ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ مولا کریم ان سب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔

ہم جملہ کارکنان، مربیان اور معلمین نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ان کے اعزاء کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

امۃ الرشید شوکت

ایک چھوٹی سی بات

ٹورنٹو کی عظیم الشان بیت۔ بیت الاسلام کی افتتاح کی تقریب اس کی خوبصورتی اس کی تعمیر کے لئے عورتوں اور مردوں کی مالی قربانی اور جدوجہد۔ اس کی تکمیل کے لئے خدام اور کاریگروں کی بے لوث خدمات اور تائیدات ربانی کا نہایت احسن رنگ میں محترم میاں محمد افضل صاحب نے الفضل میں ذکر کیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ پڑھنے والا بیت کے سارے عجائبات اور خوبصورتیاں، جلسہ گاہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری معزز مہمانوں کی حاضری اور کلمات مدحت اور سب پروگرام اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے گذشتہ سال قادیان کے صد سالہ جلسہ سالانہ کے لئے جانے والے لوگوں کے سفر کے حالات اور قادیان دارالامان پہنچ کر مقامات مقدسہ کی زیارت اور جلسہ کے سارے پروگرام کی تفصیل اور لوگوں کے دلی جذبات محبت کو اس طرح تحریر کیا تھا۔ گویا پڑھنے والا قدم بقدم ان کے ساتھ ساتھ تمام جگہوں کی زیارت کر رہا ہے اور اس طرح پیچھے رہنے والوں نے اپنی محرومی کے احساس میں کسی حد تک کمی محسوس کی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

انہوں نے افتتاح کے موقع پر بارش اور طوفانی ہوا سے مارکی کے پردوں کی کھڑکھڑانے والی آوازوں کو ٹھاہ۔ ٹھاہ اور SNOW کو تاشوں سے تشبیہ دے کر یوں سماں پیدا کیا کہ گویا آسمان پر ملائکہ نے بھی یہ مبارک دن منایا اور خوشیوں و مسرتوں کے شادیانے بجائے اور تاشوں کی بارش برسائی۔ لیکن ایک چھوٹی سی بات کا تذکرہ کرنا وہ بھول گئے۔ مارکی کے قریب ہی ایک ٹریلر کے پاس اس شدید سردی میں ایک کنیڈین نوجوان گرم جیکٹ پہنے ہر وقت اپنی ڈیوٹی پر مستعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھڑا ہوتا اور ہر ضرورت مند خاتون کے لئے ٹریلر کی سیڑھیوں پر چڑھنے کے لئے ایک چوکی لے آتا اور اپنا بازو سہارا دینے کے لئے پیش کر دیتا۔ یوں لگتا تھا کہ وہ ROBOT ہے یا غلمانٌ مخلدون میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اور جنہوں نے یہ ڈیوٹی اس کے سپرد کی جزائے خیر عطا کرے۔

یہ بات ہے تو بہت چھوٹی سی۔ شاید پڑھنے والوں کو ہنسی بھی آجائے لیکن اگر سنجیدگی سے دیکھا جائے تو ہزارہا افراد کی موجودگی میں اور طوفانی بارش میں ہر عمر کے لوگوں کی تکلیف کا خیال رکھنا حسنِ انتظام کی دلیل ہے۔

بقیہ: صفحہ ۳

دیتا ہے۔ شراب کا استعمال قوت غضبیہ اور شہوانیہ کو بڑھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شراب پینے والا لوگوں سے الجھتا پھرتا ہے۔ معاشرہ میں اگر حیاء کو قائم کرنا ہے۔ جنس کو کنٹرول کرنا ہے۔ اگلی نسل کو بچانا ہے کہ تیس لاکھ افراد اس کے عادی ہو چکے ہیں۔ اور یہ بیماری بڑھتی جاتی ہے تو نشہ کے خلاف مہم چلانا ہوگی۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں۔

شراب غضب اور شہوت بڑھاتی ہے اور یہ دونوں قوتیں تمام برائیوں کا منبع ہیں۔ اس کے پینے والا لوگوں سے جھگڑتا اور ان پر حملہ آور ہوتا ہے اور بہیمیت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس کی عقل زائل ہو جاتی ہے کہ شراب عقل کو زائل کرتی ہے

(حجۃ اللہ البالغہ)

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ مغربی دنیا شراب پیتی ہے۔ لیکن تحقیقات میں ہم سے آگے ہے۔ وہ اپنے ماضی کو بھول جاتے ہیں کہ ہمارے سلف نے علمی میدانوں میں کیا کارنامے کئے ہیں۔ وہ اپنی دانش گاہوں کو بھول جاتے ہیں۔ اور یہ بھی نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ان کے محقق نشہ کے نقصانات بیان کرتے ہیں۔ لیکن یہ دختِ رز ان کے منہ لگ چکی ہے۔

اب چھٹتی نہیں۔ انہوں نے بعض دفعہ اس کے خلاف قانون بھی وضع کئے جو سیاست کی نذر ہو گئے کہ خدا کے خوف۔ اس کی محبت کے دلوں میں پیدا کئے بغیر یہ ممکن نہیں عارضی لذتوں کے دلدادہ اپنے مستقبل سے آنکھیں بند کر کے اندھے کنوئیں کی طرف بگٹٹ دوڑے جا رہے ہیں۔ اس وقت ان کی آنکھیں کھلتی ہیں یا کھلتی نہیں جب تک اس کنوئیں کی قعر میں نہیں پہنچ جاتے۔

اللہ تعالیٰ نے اسے شیطانی عمل قرار دیا ہے۔ خدا کرے دنیا اس کے منطقی انجام سے قبل ہوش میں آجائے۔

ملک کا ہر فرد۔ برنا و پیر، دانشور اور صاحبِ اثر اس لعنت کے مضر اثرات سے دوسروں کو اس میں ملوث افراد کو سمجھائے کہ نشہ، اس کی خرید و فروخت اس کا استعمال اگر تباہی کا موجب ہے تو اس کی تجارت، اس کی سمگلنگ سے ملک بدنام ہو رہا ہے اور میں یہ عرض کرنے کی بھی اجازت چاہوں گا کہ ناجائز اور حرام طریق سے کمائی ہوئی دولت اپنی نسل کو تباہی کے اندھے غار میں دھکیلنے کے مترادف ہے۔ خدا ہر فرد کو اس سے بچائے۔

کھیل اور کھلاڑی

میاں محمد ابراہیم

(یہ کالم ۱۶، ۱۷ فروری کو لکھا گیا)

تین قوموں کی موجودہ سیریز جو آجکل جنوبی افریقہ میں چل رہی ہے۔ پاکستان عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر کے فائنل میں پہنچ گیا ہے۔ جنوبی افریقہ کے خلاف پاکستان کے دونوں میچ ہی بہت سنسنی خیز اور معرکہ آرا تھے۔ کل ۱۵ فروری کو کھیلے جانے والے مقابلہ میں پاکستان نے جنوبی افریقہ کو جان توڑ مقابلہ کے بعد ۷ رنز سے ہرا دیا۔ پاکستان کی اس فتح میں جاوید میانداد ۱۰۷ رنز سکور کر کے پاکستان کو ۲۱۴ رنز پر پہنچانے میں ممد و معاون ثابت ہوئے۔ سابق کپتان کی ایک روزہ کرکٹ میں یہ آٹھویں سینچری تھی۔ اس سے میانداد کے متعلق یہ تاثر کہ ان کی بیٹنگ میں اب جان نہیں رہی غلط ثابت ہوا۔ میانداد جو کرکٹ کے کھیل کے مضمرات سے کسی اور کھلاڑی کی نسبت زیادہ علم رکھتے ہیں اور ان کا کرکٹ کے میدان کا لمبا تجربہ اور سوجھ بوجھ انہیں کپتان کا معتمد بنا دیتا ہے۔ اس میچ میں پاکستان کے دنیا کے تیز ترین باؤلر وقار یونس اور کپتان وسیم اکرم نے اپنا لوہا منوایا۔ اور وسیم اکرم نے ۱۷ رنز دے کر ۵ وکٹ لینے کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ ایک روزہ کرکٹ کی تاریخ میں یہ ایک قابل قدر کارنامہ ہے۔ جنوبی افریقہ کے اوپنرز کے اچھے سٹارٹ کے بعد اس کے باقی کھلاڑی پاکستان کے تیز باؤلرز کے مقابل میں بے بس پائے گئے۔ اور ٹیم کے دوسرے نصف کھلاڑی تو آسانی سے وقار کا شکار ہو گئے۔ رات ریڈیو پر تو یہ واضح نہ ہو سکا کہ وسیم اکرم یا میانداد میں سے کس کو "مین آف دی میچ" قرار دیا گیا۔ کیونکہ ہمارے کمنٹیٹرز خود پاکستان کی جیت جوں جوں قریب آتی اور یقینی بنتی جاتی ہے جذباتی ہو کر اس انہماک اور تیزی سے تبصرہ کرتے ہیں کہ سامعین کے کچھ پلے نہیں پڑتا۔ بہر حال پاکستان نے یہ میچ جیت لیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے سنسنی خیز کانٹے دار مقابلے بہت کم ہی دیکھنے میں آتے ہیں۔ پاکستان اپنا اگلا میچ (فائنل) ویسٹ انڈیز کے خلاف کھیلے گا۔ یہ فتح زیادہ دلچسپ اس لئے بن گئی کہ بارش کی وجہ سے کھیل دیر سے شروع ہوا تھا اور پاکستان کو ۳۱، اوورز میں ۲۰۷ رنز کا ہدف دیا گیا تھا۔

مذکورہ بالا سیریز کے ساتھ ساتھ بھارت میں بھارت اور انگلستان کے مابین بین الاقوامی مقابلے ہو رہے ہیں۔ جس میں بھارت نے اپنی برتری منوالی ہے۔ انگلستان کے کھلاڑیوں کی کمزوری یہ ہے کہ وہ "سپن" کے خلاف نہیں کھیل سکتے۔ اور بھارت "سپن" کرنے کی خاص اہلیت کا حامل ہے۔ شروع میں ڈو چار اور کپل دیو اور اس کا ساتھی تیز گیند پھینکنے والوں کو فارغ کر کے بھارت اپنے سپنرز کو لگا لیتا ہے۔ جن سے انگریز عہدہ برآ نہیں ہو سکتے اور اس طرح ان کی ہزیمت ان کی رسوائی کا باعث بنتی ہے۔ چنانچہ بھارت نے اپنا دوسرا ٹیسٹ ایک اننگز اور بائیس رنز سے جیت لیا ہے۔ "فالو آن" ہونے کے بعد انگلستان کی ٹیم ۲۵۲ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ اس سے پہلے ٹیسٹ میں انگلستان کو کلکتہ کے ایڈن گارڈن میں اسی ہزار تماشائیوں نے انہیں بری طرح شکست کھاتے دیکھا۔

۱۹۵۲ء کے بعد جب وجے ہزارے نے انگلستان کو ایک اننگز اور ۸ رنز پر ہرایا تھا۔ بھارت کی انگلستان کے خلاف یہ پہلی جیت تھی۔ بھارت کی کامیابی اس کے کپتان محمد اظہر الدین کے لئے باعث مسرت ہے کہ اس فتح نے بحیثیت کپتان اس کی صلاحیت اور استعداد کو روشن کر دیا ہے۔ اور آگے ہونے والے مقابلوں میں وہی کپتانی کے فرائض سرانجام دیں گے۔ یہ عجیب بات ہے کہ بھارت میں کپتانی کا مسئلہ ہر میچ کے بعد دوبارہ حل طلب بن جاتا ہے۔ کپل دیو۔ شاستری اسی وجہ سے کپتانی سے ہٹائے گئے تھے کہ ان کی قیادت میں بھارت کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکا۔ ویسے کپل دیو اپنی عمدہ کارکردگی کی وجہ سے اب نیوزی لینڈ کے ہیڈلی کے بعد (جو کرکٹ میں ناموری حاصل کرنے پر "سر" کے خطاب سے نوازے گئے تھے) دنیا میں سب سے زیادہ وکٹیں حاصل کرنے والے باؤلر بن گئے ہیں۔

اعزاز پانے کی بات ہوئی تو یاد آیا عمران خان نے قومی ذرائع ابلاغ کے مطابق ۲۳ مارچ کو پاکستان کے اعلیٰ ترین قومی اعزاز پائیں گے۔ اور وسیم اکرم کو حسن کارکردگی کا میڈل ملے گا۔

کرکٹ کے علاوہ ہاکی کے مقابلوں میں جو ورلڈ چیمپئن ہالینڈ کے خلاف پاکستان میں چل رہے ہیں۔ تیسرا ٹیسٹ جو کل ۱۶ فروری کو کھیلا گیا ہار جیت کا فیصلہ ہوئے بغیر ایک کے مقابلہ میں ایک گول سے برابر رہا۔ لیکن اس سے پہلے کھیلے گئے دونوں ٹیسٹ پاکستان جیت کر موجودہ سیریز جیت چکا تھا۔

بقیہ: صفحہ ۱

سوائے خدا کی محبت اور اس کی دوستی کے (۔) وہ اکیلا ہی اس دن اور اس کے بعد بھی ان کا ساتھ دے گا۔

(از خطبہ فرمودہ ۱۰ مئی ۱۹۷۶ء)

ڈش انٹینا ——— ڈش انٹینا
مضبوطی اور معیار میں بلند تر
اعلیٰ کوالٹی کے ڈش انٹینا مختلف سائز میں دستیاب۔ پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کا انتظام۔ کم قیمت میں بہترین پرفارمنس۔ ایک سال کی مکمل گارنٹی کے ساتھ
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان : ۴۴۸۳۱
فون رہائش بشارت احمد خان ۴۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۳ فروری۔ کل بعد دوپہر ہلکی بارش ہوئی۔ جس کے بعد سردی میں اضافہ ہوگیا۔ آج صبح دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ سپریم کورٹ اسلم بیگ کیس کی باقاعدہ سماعت کا آغاز یکم مارچ سے کرے گی۔ عدالت نے اٹارنی جنرل عزیز اے منشی اور سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ کے وکلاء کو اس تاریخ پر گواہوں کی فہرست پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ سماعت کے لئے سپریم کورٹ آف پاکستان کا ایک بڑا بنچ تشکیل دیا جائے گا۔ اس سے پہلے کہا گیا تھا کہ باقاعدہ سماعت منگل کے روز یعنی ۲۳ فروری سے شروع ہوگی۔

○ وزیر مملکت پارلیمانی امور نے کہا ہے کہ اسلامی کونسل کی موجودگی میں شرعی عدالت کی ضرورت نہیں۔

○ جوں جوں صدارت کے انتخاب کی مہم تیز ہو رہی ہے۔ صدر مملکت کی مصروفیات بڑھ گئی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ گزشتہ روز صدر نے مصروف ترین دن گذارا۔ حتیٰ کہ ملاقاتوں کا ریکارڈ ٹوٹ گیا۔

○ کہا جاتا ہے کہ بیشتر اراکین پارلیمنٹ کا موقف یہ ہے کہ موجودہ حکومت کے رویے کے پیش نظر حکومت اور اسمبلیاں توڑنے کا اختیار فی الحال صدر کے پاس ہی رہنا چاہیئے۔ کسی نے یہ بھی کہا ہے کہ نواز شریف حکومت کی موجودگی میں آٹھویں ترمیم ختم نہیں ہونی چاہیئے۔

○ شام کے صدر حافظ الاسد نے امریکی وزیر خارجہ کو حمایت کا یقین دلایا ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا مسئلہ زیادہ اہم ہے۔ مگر بے دخل فلسطینیوں کا مسئلہ حل ہونا بھی ضروری ہے۔

○ غیر متوقع طور پر اقوام متحدہ کی معائنہ ٹیم عراق پہنچی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اپنے کام کے بارے میں قبل از وقت کچھ نہیں کہیں گے البتہ اس بات کا امکان ہے کہ عراق ان افراد یا کمپنیوں کے نام بتا دے جنہوں نے اسے کیمیائی حیاتیاتی اور پلاسٹک کے میزائیلوں کے پروگرام میں مدد فراہم کی تھی۔

○ برطانیہ کے روزنامہ ٹیلی گراف کے ایک سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ اقتصادی بدحالی نے برطانیہ کے لوگوں کو اتنا بے حوصلہ کر دیا ہے کہ ان کی نصف آبادی ملک سے باہر جانے کے لئے تیار ہے۔

○ انسداد منشیات کے عالمی ادارے کی ایک حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان بھارت سرحدوں سے منشیات کی سمگلنگ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ افیون کی پیداوار ابھی تک جاری ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جو ہیروئن اور مارفین بنانے کے لئے اہم ترین جزو ہے۔ افغان مہاجرین کی وجہ سے پاکستان میں منشیات تیزی سے پھیل رہی ہے۔

○ وزیر مملکت برائے امور خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان سیاچن کا مسئلہ اصولوں کے مطابق حل کرنا چاہتا ہے۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ کے عرب ممالک کے دورے کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ عرب ممالک مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلے میں گفت و شنید میں شریک ہونے کے لئے تیار ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ روس نے ہندوستان کو اپنے جدید ترین ایئر کرافٹ دینے کی پیشکش کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب روس اور ہندوستان کے تعلقات جلد جلد بہتر ہو رہے ہیں۔ اور ان کا آپس میں تعاون بڑھ رہا ہے۔

○ ہندوستان کے موجودہ مذہبی مناقشات کی وجہ سے سیاسی حالات پر جو اثر پڑا ہے اس کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ آئندہ بجٹ اجلاس میں وزیر اعظم نرسیمارائو کو خاصی مشکل پیش آنے کا خطرہ ہے۔

کیوریٹو ادویات اور رمضان المبارک

رمضان المبارک میں کیوریٹو سسٹم کی ادویات مغرب کے بعد ایک خوراک، سونے سے قبل ایک خوراک اور فجر سے پہلے ایک خوراک استعمال کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ
فون۔ آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ۶۰۷

مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب (سیاہ جیکٹ میں) سابق رکن ادارہ الفضل سیرالیون سے تمام دوستوں کی خدمت میں سلام بھجواتے ہیں۔ (یہ تصویر ان کی الفضل سے فراغت کے وقت لی گئی)

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

قائم شدہ ۱۹۷۸ء — پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ — فون نمبر ۵۹۲

داخلہ جاری ہے

ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ۔ الیکٹریشن۔ داخلہ کیلئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورس ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے) ـــ امتحان حکومت لیتی ہے اور وہی سند جاری کرتی ہے۔

امتحانات کے بعد بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے

صاحب اولاد // اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشو و نما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۰۔ چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	۳۵/-	۰۔ بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	۲۰/-	۰۔ مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	۰۔ بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	۶۰/-	۰۔ سوکھا پن کورس
BABY TINIC	۱۲/-	۰۔ بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	۰۔ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	۲۰/-	۰۔ بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

پتہ